السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(آپ نے لکھا ہے کہ روزہ کی نیت جو آج کل رائج ہے، وہ بدعت ہے، ((بِصَومِ غدٍ نَوَیْتُ)) جو نیت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے وہ تحریر فرمادیں۔ (فضل الدین۔ محمد یعقوب چیچہ وطنی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ دل کی نیت کے ساتھ زبان کا اقرار بھی ضروری ہے، جہاں جہاں آیا ہے۔ وہیں اقرار کرنا چاہیے۔ ((بِصَومِ غدٍ نَوَیْتُ)) یہ لفظ حدیث اور کلام سلف میں نہیں آئے، اور افطار کے وقت یہ لفظ آئے ہیں۔

((اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ))

روزہ رکھنے کے وقت صرف سحری کھالینی۔ روزہ کی نیت کے لیے کافی ہے، زبان سے کچھ کہنا اس کی ضرورت نہیں اس طرح بعض اور احکام ہیں۔ مثلاً قربانی کرنے کے وقت ((بِسْمِ اللّٰہِ اَکْبَر، عَنِّیْ وَعَن فلان)) کہہ دے تو یہ ((ثابت ہے جس کی طرف سے قربانی کرنی ہو۔ اس کا نام لے دے۔ ایسے ہی حج کسی کی طرف سے کرنا ہو تو کہہ سکتا ہے۔ ((لَبَّیْکَ عَن فلانٍ

خلاصہ:... یہ کہ شریعت کے دائرے کے اندر رہنا چاہیے۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اس میں خیر ہے۔

(رمضان ۱۳۸۳ھ) (فتاویٰ اہل حدیث جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۵۳) (عبد اللہ امر تسری روپڑی ۱۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 94

محدث فتویٰ